

الْمَنَاهِلُ الصَّافِيَّةُ

فِي

شَرَفِ الْأُمَمِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

أُمّتِ مُحَمَّدٍ يَا شَرَفُ أَوْ فَضِيلَتِ

سَيِّدِ الْإِسْلَامِ دَاكُتِرُ مُحَمَّدٍ طَاهِرُ الْقَادِي

منہاج القرآن پبلیکیشنز



الْمَنَاهِلُ الصَّافِيَّةُ
فِي
شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ
﴿ اُمّتِ محمدیہ کا شرف اور فضیلت ﴾

معاونین ترجمہ و تخریج:
حافظ ظہیر احمد الاسنادی، اجمل علی مجددی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 140 140 111 (+92-42)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (+92-42)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحق تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : اَلْمَنَاهِلُ الصَّفِيَّةُ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ
الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿اُمّتِ محمدیہ کا شرف اور فضیلت﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونین ترجمہ و تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی، اجمل علی مجددی

اہتمام اشاعت : فرید ملّت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعتِ اوّل : فروری 2010ء

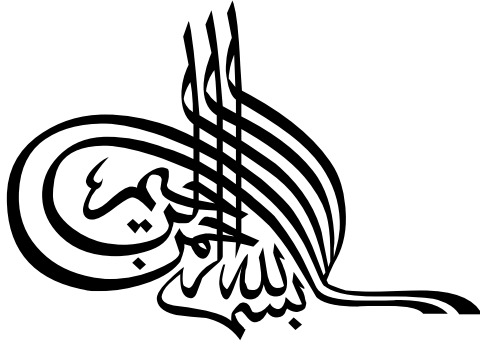
تعداد : 1,100

قیمت : 90/- روپے



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهِ
مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلِ غَيْرِ مُنْفَصِمٍ

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۴-۸۰ پی آئی وی،
 مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم
 ۴ / ۷۳-۹۷۰، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی
 چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷-۱/۱ اے ڈی (لاہری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛
 اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰
 ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف
 کردہ کتب تمام تعلیمی اداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

فہرست

الرقم	الأبواب	الصفحة
۱.	بَابُ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ فِي الْقُرْآنِ ﴿قرآن پاک میں اُمتِ محمدیہ کے شرف و فضیلت کا بیان﴾	۹
۲.	بَابُ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﴿اُمتِ محمدیہ کے شرف کا بیان﴾	۲۰
۳.	بَابُ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﴿آخری زمانہ میں اُمتِ محمدیہ کی فضیلت کا بیان﴾	۴۲
۴.	بَابُ فِي نَزُولِ الْمَسِيحِ الْمُتَنْظَرِ ﷺ فِي آخِرِ الْأُمَّةِ ﴿اُمتِ محمدیہ کے آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ ﷺ کے دوبارہ نزول کا بیان﴾	۵۲



الرقم	الأبواب	الصفحة
٥.	بَابٌ فِي مَجِيءِ الْإِمَامِ الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ ﷺ فِي آخِرِ الْأُمَّةِ ﴿أُمت محمدیہ کے آخری زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا بیان﴾	٦٠
٦.	بَابٌ فِي أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى الصَّلَاةِ ﴿اس اُمت کے کبھی بھی گراہی پر جمع نہ ہونے کا بیان﴾	٧٠
٧.	بَابٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَخْشَى عَلَى أُمَّتِهِ أَنْ تُشْرِكَ بَعْدَهُ ﴿حضور ﷺ کو اپنی ظاہری حیات مبارکہ کے بعد اُمت کے اجتماعی شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ تھا﴾	٧٦
٨.	بَابٌ فِي بَعْثِ الْأَئِمَّةِ الْمُجَدِّدِينَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَى آخِرِهَا	٨٤

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿ اُمت میں قیامت تک ائمہ مجددین کے بھیجے جانے کا بیان ﴾ مصادر التخریج	۹۱

بَابُ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ فِي الْقُرْآنِ

﴿ قرآن پاک میں اُمتِ محمدیہ کے شرف و فضیلت کا بیان ﴾

۱. وَإِذْ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۚ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝

(البقرة، ۲: ۱۲۴)

”اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو انہوں نے وہ پوری کر دیں، (اس پر) اللہ نے فرمایا: میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بناؤں گا، انہوں نے عرض کیا: (کیا) میری اولاد میں سے بھی؟ ارشاد ہوا (ہاں مگر) میرا وعدہ ظالموں کو نہیں پہنچتا۔“

۲. رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَارِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ (البقرة، ۲: ۱۲۸)

”اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنے حکم کے سامنے جھکنے والا بنا اور ہماری اولاد سے بھی ایک اُمت کو خاص اپنا تابع فرمان بنا اور ہمیں ہماری عبادت (اور حج کے) قواعد بتا دے اور ہم پر (رحمت و مغفرت) کی نظر فرما، بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔“

۳. رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

(البقرة، ۲: ۱۲۹)

”اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کردانائے راز بنا دے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔“

۴. وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعَ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرءُوفٌ رَحِيمٌ (البقرة، ۲: ۱۴۳)

”اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو، اور آپ پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم (پرکھ کر) ظاہر کر دیں کہ کون (ہمارے) رسول (ﷺ) کی پیروی کرتا ہے (اور) کون اپنے اٹلے پاؤں پھر جاتا ہے، اور بے شک یہ (قبلہ کا بدلنا) بڑی بھاری بات تھی مگر ان پر نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت (و معرفت) سے نوازا، اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان (یونہی) ضائع کر دے، بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت فرمانے والا مہربان ہے۔“

۵. كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ (البقرة، ۲: ۱۵۱)

”اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری

آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفساً و قلباً) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت و حقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔“

۶. وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (آل عمران، ۳: ۱۰۴)

”اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، اور وہی لوگ بامراد ہیں۔“

۷. كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۚ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمْ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ (آل عمران، ۳: ۱۱۰)

”تم بہترین اُمت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یقیناً اُن کے لیے بہتر ہوتا، اُن میں سے کچھ ایمان والے بھی ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔“

۸. يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝

(آل عمران، ۳: ۱۱۴)

”وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں میں تیزی سے بڑھتے ہیں، اور یہی لوگ

نیکوکاروں میں سے ہیں۔“

۹. وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

(آل عمران، ۳: ۱۳۹)

”اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ غم کرو اور تم ہی غالب آؤ گے اگر تم (کامل) ایمان

رکھتے ہو۔“

۱۰. لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا

عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي

ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

”بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے

(عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور

انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔“

۱۱. فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ

شَهِيدًا ۝

”پھر اُس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے

حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔“

۱۲. الْيَوْمَ يَنصُرُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَحْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ

الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ

”آج کافر لوگ تمہارے دین (کے) غالب آ جانے کے باعث اپنے ناپاک

ارادوں) سے مایوس ہو گئے، سو (اے مسلمانو!) تم ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرا کرو۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا۔“

۱۳. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يٰتِيْ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَہٗ اَذِلَّةٍ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلٰی الْكٰفِرِيْنَ ۚ يُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَّأئِمٍ ۚ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

(المائدة، ۵: ۵۴)

”اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے وہ مومنوں پر نرم (اور) کافروں پر سخت ہوں گے اللہ کی راہ میں (خوب) جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔ یہ (انقلابی کردار) اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا (ہے) خوب جاننے والا ہے ۝“

۱۴. الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُوْنَہٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرَةِ وَالْاِنْجِيْلِ يٰمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَّهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اَصْرَهُمْ وَاَلْغَلَ النَّبِیُّ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْ اُنْزِلَ مَعَهٗ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(الأعراف، ۷: ۱۵۷)

”یہ (وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی

(لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اور معاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارگراں اور طوقی (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلط) تھے - ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔“

۱۵. وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ط وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ (الأنفال، ۸: ۳۳)

”اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں۔“

۱۶. وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ط أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ (التوبة، ۹: ۷۱)

”اور اہلِ ایمان مرد اور اہلِ ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں

اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجالاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔“

۱۷. وَ جَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَبِيدِينَ ۝ (الأنبياء، ۲۱: ۷۳)

”اور ہم نے انہیں (انسانیت کا) پیشوا بنایا وہ (لوگوں کو) ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کی طرف اعمالِ خیر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے (کے احکام) کی وحی بھیجی اور وہ سب ہمارے عبادت گزار تھے۔“

۱۸. الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝

(الحج، ۲۲: ۴۱)

”یہ اہل حق (وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دے دیں (تو) وہ نماز (کا نظام) قائم کریں اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کریں اور (پورے معاشرے میں نیکی اور) بھلائی کا حکم کریں اور (لوگوں کو) برائی سے روک دیں، اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔“

۱۹. هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝

(الحج، ۲۲: ۷۸)

”اس نے تمہیں منتخب فرما لیا ہے اور اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔ (یہی) تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا دین ہے۔ اس (اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے، اس سے پہلے (کی کتابوں میں) بھی اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ یہ رسول (آخر الزماں ﷺ) تم پر گواہ ہو جائیں اور تم بنی نوع انسان پر گواہ ہو جاؤ، پس (اس مرتبہ پر فائز رہنے کے لیے) تم نماز قائم کیا کرو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور اللہ (کے دامن) کو مضبوطی سے تھامے رکھو، وہی تمہارا مددگار (و کارساز) ہے، پس وہ کتنا اچھا کارساز (ہے) اور کتنا اچھا مددگار ہے“

۲۰. وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝ (الفرقان، ۲۵: ۷۴)

”اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو (حضور باری تعالیٰ میں) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب، ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے“

۲۱. النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُمْ مَّعْرُوفًا كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝

(الأحزاب، ۳۳: ۶)

”یہ نبی (مکرم ﷺ) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواج (مطہرات) اُن کی مائیں ہیں، اور خوئی رشتہ دار اللہ کی کتاب میں (دیگر) مومنین اور مہاجرین کی نسبت (تقسیم وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتاب (الہی)

میں لکھا ہوا ہے ۰

۲۲. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ
وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝ (الأحزاب، ۳۳: ۲۱)

”نی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین
نمونہ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید
رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے ۰“

۲۳. ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ
لِّنَفْسِهِ ۖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ ذَلِكَ هُوَ
الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝ (فاطر، ۳۵: ۳۲)

”پھر ہم نے اس کتاب (قرآن) کا وارث ایسے لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے
اپنے بندوں میں سے چُن لیا (یعنی امتِ محمدیہ ﷺ کو)، سوان میں سے اپنی جان پر ظلم
کرنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے درمیان میں رہنے والے بھی ہیں، اور ان میں
سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھ جانے والے بھی ہیں، یہی (آگے نکل کر کامل
ہو جاتا ہے) بڑا فضل ہے ۰“

۲۴. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ
بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي
وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي
الْإِنْجِيلِ ۖ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ
يُعِجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۖ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

الصَّلَاحِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَاجْرًا عَظِيمًا ۝ (الفتح، ۴۸: ۲۹)

”محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ (ﷺ) کی معیت اور سنگت میں ہیں (وہ) کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔ آپ انہیں کثرت سے رکوع کرتے ہوئے، سجود کرتے ہوئے دیکھتے ہیں وہ (صرف) اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے طلب گار ہیں۔ اُن کی نشانی اُن کے چہروں پر سجدوں کا اثر ہے (جو بصورتِ نور نمایاں ہے)۔ ان کے یہ اوصاف تورات میں (بھی مذکور) ہیں اور ان کے (یہی) اوصاف انجیل میں (بھی مرقوم) ہیں۔ وہ (صحابہ ہمارے محبوبِ مکرم کی) کھیتی کی طرح ہیں جس نے (سب سے پہلے) اپنی باریک سی کونپل نکالی، پھر اسے طاقتور اور مضبوط کیا، پھر وہ موٹی اور دبیز ہو گئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی (اور جب سرسبز و شاداب ہو کر لہلہائی تو) کاشتکاروں کو کیا ہی اچھی لگنے لگی (اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کے صحابہ کو اسی طرح ایمان کے تناور درخت بنایا ہے) تاکہ ان کے ذریعے وہ (محمد رسول اللہ ﷺ سے جلنے والے) کافروں کے دل جلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے ۝“

۲۵. هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ (الجمعة، ۶۲: ۲)

”وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (با عظمت) رسول (ﷺ) کو بھیجا وہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں بے شک وہ لوگ ان (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ۝“

۲۶. لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

(المجادلة، ۵۸: ۲۲)

”آپ اُن لوگوں کو جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں کبھی اس شخص سے دوستی کرتے ہوئے نہ پائیں گے جو اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) سے دشمنی رکھتا ہے خواہ وہ اُن کے باپ (اور دادا) ہوں یا بیٹے (اور پوتے) ہوں یا اُن کے بھائی ہوں یا اُن کے قریبی رشتہ دار ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اُس (اللہ) نے ایمان ثبت فرما دیا ہے اور انہیں اپنی روح (یعنی فیضِ خاص) سے تقویت بخشی ہے، اور انہیں (ایسی) جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ اُن سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے ہیں، یہی اللہ (والوں) کی جماعت ہے، یاد رکھو! بے شک اللہ (والوں) کی جماعت ہی مراد پانے والی ہے“

بَابُ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿أُمّتِ محمدیہ کے شرف کا بیان﴾

١/١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَجَدْتُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشْرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَظَنَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ: يَا جَبْرِيلُ، هَؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَنْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَظَنَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قَالَ: هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَهَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ. قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ، اجْعَلْهُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ٢٣٩٦/٥، الرقم: ٦١٧٥، وأيضاً في كتاب الطب، باب من اکتوى أو کوى غيره، وفضل من لم يکوى، ٢١٥٧/٥، ٢١٧٠، الرقم: ٥٣٧٨، ٥٤٢٠، وأيضاً في كتاب الأنبياء، باب وفاة موسى ﷺ وذكره بعد، ١٢٥١/٣، الرقم: ٣٢٢٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١٧٩/١-١٩٩، الرقم: ٢١٦-٢٢٠، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب: (١٦)، ٦٣١/٤، الرقم: ٢٤٤٦، —

مِنْهُمْ. ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ، قَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ. قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر (تمام) اُمّیں پیش کی گئیں پس ایک نبی گزرنے لگا اور اُس کے ساتھ اُس کی اُمّت تھی، ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ چند افراد تھے، ایک نبی کے ساتھ دس آدمی اور ایک نبی کے ساتھ پانچ آدمی تھے اور ایک نبی تنہا گزر رہے تھے۔ میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی میں نے پوچھا: اے جبریل! کیا یہ میری امت ہے؟ عرض کیا: نہیں، بلکہ (یا رسول اللہ!) آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ عرض کیا: یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں ان کے لیے نہ حساب ہے نہ عذاب، میں نے پوچھا: اس کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے کہا: یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر (کامل) بھروسہ رکھتے تھے۔ حضرت عکاشہ بن خُصن ؓ کھڑے ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ، اسے بھی ان لوگوں میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۷۱، الرقم: ۲۴۴۸، والدارمي في السنن، ۲/۴۲۲، الرقم: ۲۸۰۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۳۷۸، الرقم: ۷۶۰۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۳/۴۴۷-۴۴۸، الرقم: ۶۰۸۴، ۶۴۳۰، وأبو يعلى في المسند، ۹/۲۳۳، الرقم: ۵۳۴۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/۲۴۱، الرقم: ۶۰۵۔

۲/۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثَلَاثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشَّرِكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک قبہ (یعنی مکان) میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم (میں سے) ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے! مجھے اُمید ہے کہ تم (تعداد میں) اہل جنت میں سے نصف ہو گے اور وہ یوں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب كيف الحشر، ۲۳۹۲/۵، الرقم: ۶۱۶۳، وأيضاً في كتاب الأيمان والنذور، باب كيف كانت يمين النبي ﷺ، ۶/۲۴۴۸، الرقم: ۶۲۶۶، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب كون هذه الأمة نصف أهل الجنة، ۱/۲۰۰، الرقم: ۲۲۱، والترمذي في السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صف أهل الجنة، ۴/۶۸۴، الرقم: ۲۵۴۷، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲/۱۴۳۲، الرقم: ۴۲۸۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۳۸۶، الرقم: ۳۶۶۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۴۰۹، الرقم: ۱۱۳۳۹، والبخاري في المسند، ۵/۲۳۷، الرقم: ۱۸۵۰۔

نہیں ہوگا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر ایک کالا بال (یعنی مشرکین کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوگی)۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے، میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے کہ میری امت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے اور میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التيمم، باب وقول الله تعالى: فلم تحذوا ماء فتيتموا صعيداً طيباً، ۱/ ۱۲۸، الرقم: ۳۲۸، والدارمي في السنن، ۱/ ۳۷۴، الرقم: ۱۳۸۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳۰۴، الرقم: ۱۴۳۰۳، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۳۴۹، الرقم: ۱۱۵۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۰۳، الرقم: ۳۱۶۴۲۔

لیے بھی حلال نہیں کیا گیا اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی اور ہر نبی کو خاص اس کی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۴/۴. عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَضَّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تَرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا، إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَرَادَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: وَأُوتِيَتْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ آخِرُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كُنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنْهُ قَبْلِي وَلَا يُعْطَى مِنْهُ أَحَدٌ بَعْدِي.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمیں

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة،
الرقم: ۳۷۱/۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۵/۵،
الرقم: ۸۰۲۲، وابن حبان في الصحيح، ۵۹۵/۴، الرقم: ۱۶۹۷،
وأيضاً، ۳۱۰/۱۴، الرقم: ۶۴۰۰، وابن خزيمة في الصحيح،
الرقم: ۱۳۲-۱۳۳، الرقم: ۲۶۳-۲۶۴، وابن أبي شيبة في المصنف،
الرقم: ۳۰۴/۶، وأبو عوانة في المسند، ۳۰۳/۱، والبخاري في
المسند، ۲۶۴/۷، الرقم: ۲۸۴۵، والطحاوي في المسند،
الرقم: ۵۶/۱، والبيهقي في السنن الصغرى، ۱۸۲/۱، الرقم:
۲۴۶، وأيضاً في السنن الكبرى، ۲۱۳/۱، الرقم: ۹۶۳-۹۶۵.

دیگر اُمتوں پر تین وجہ سے فضیلت دی گئی ہے: ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنا دی گئیں، ہمارے لیے تمام روئے زمین مسجد بنا دی گئی اور اس کی مٹی پانی نہ ملنے کے وقت ہمارے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی۔ (راوی نے) تیسری خصوصیت کا ذکر بھی کیا (اور وہ خصوصیت سورہ بقرہ کی آخری آیات ہیں)۔“

امام نسائی، ابن حبان، ابن خزیمہ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں اِن الفاظ کا اضافہ ہے: ”آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے سورہ بقرہ کی یہ آخری آیات عرش کے نیچے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو دی گئیں نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی۔“

۵/۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ۳۷۱/۱، الرقم: (۵) ۵۲۳، والترمذي في السنن، كتاب السير عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في الغنيمة، ۱۲۳/۴، الرقم: ۱۵۵۳، وابن حبان في الصحيح، ۸۷/۶، الرقم: ۲۳۱۳، ۳۱۱/۱۴، الرقم: ۶۴۰۱، ۶۴۰۳، وأبو يعلى في المسند، ۳۷۷/۱۱، الرقم: ۶۴۹۱، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۲/۲، الرقم: ۵۰۶، وأبو عوانة في المسند، ۳۳۰/۱، الرقم: ۱۱۶۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۳۳/۲، الرقم: ۴۰۶۳۔

دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموالِ غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے بعثتِ انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔“

اسے امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶/۶. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُعْطِيتُ خُمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُعْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ، وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَبِيبَةً طَهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَذْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ صَلَّى حَيْثُ كَانَ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيِ مَسِيرَةِ شَهْرٍ، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّازُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی

۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ۳۷۰/۱، الرقم: (۳) ۵۲۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۶۱/۵، الرقم: ۲۱۴۷۲، والبخاري في المسند، ۴۶۱/۹، الرقم: ۴۰۷۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۹۱/۶، الرقم: ۱۲۴۸۹، وأيضاً في شعب الإيمان، ۱۷۷/۲، الرقم: ۱۴۷۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۳۴/۴، الرقم: ۵۵۰۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۵۹/۸، وأيضاً، ۳۷۱/۱۰، والعسقلاني في فتح الباري، ۴۳۹/۱۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی (نبی) کو نہیں دی گئیں۔ پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا جبکہ میں ہر سرخ و سیاہ (مشرق و مغرب) کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں، پہلے کسی نبی کے لیے مال غنیمت حلال نہیں ہوتا تھا، وہ صرف میرے لیے حلال کر دیا گیا ہے اور صرف میرے لیے تمام روئے زمین مطہر اور مسجد بنا دی گئی، لہذا (میری اُمت کا) جو شخص جس جگہ بھی نماز کا وقت پائے وہاں نماز پڑھ سکتا ہے اور میری ایسے رعب سے مدد کی گئی جو (لوگوں پر) ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہو جاتا ہے اور مجھے ہی شفاعت کا اختیار عطا کیا گیا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۷/۷. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَضَّلَنِي رَبِّي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوْ قَالَ: عَلَى الْأُمَمِ بَارِعٍ. قَالَ: أُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لِي وَلَأُمَّتِي مَسْجِدًا وَطَهُورًا، فَأَيْنَمَا أَدْرَكْتُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةُ فَعِنْدَهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ طَهُورُهُ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ يَقْدِفُهُ فِي قُلُوبِ أَعْدَائِي، وَأَحَلَّ لَنَا

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في الغنيمة، ۱۲۳/۴، الرقم: ۱۵۵۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۴۸/۵، الرقم: ۲۲۱۹۰، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۹۲، والمزي في تهذيب الكمال، ۳۱۷/۱۲، الرقم: ۲۶۷۲، وقال: حسن صحيح، وأبو المحاسن في معاصر المختصر، ۱/۱۶، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۴۱۲، وقال: رواه الترمذي، والسيوطي في الدر المنثور، ۳/۳۴۳، وقال: أخرجه أحمد والترمذي وصححه۔

الْغَنَائِمَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ .

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

”حضرت ابو امامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء (و رسل) پر - یا فرمایا: تمام اُمتوں پر - چار چیزوں کے ساتھ فضیلت دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور تمام زمین کو میرے لیے اور میری اُمت کے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا۔ پس میرے اُمتی کو جہاں بھی نماز کا وقت آ لے، تو اُس کے پاس اُس کی مسجد بھی ہے اور طہارت کا ذریعہ بھی۔ اور میری ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ میرے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸/۸ . عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ . فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هُوَ؟ قَالَ:

۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۰۴/۶، الرقم: ۳۱۶۴۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۸/۱، الرقم: ۷۶۳، ۱۳۶۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۱۳/۱، الرقم: ۹۶۵، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۷۸۳/۴، الرقم: ۱۴۴۳، ۱۴۴۷، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۳۴۸/۲، الرقم: ۷۲۸-۷۲۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۶۰/۱، ۲۶۹/۸۔

نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ
الْتُّرَابُ لِي طَهُورًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ.
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

”حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو (سابقہ) انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو نہیں عطا کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے تمام خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو بھی میرے لیے پاکیزہ قرار دیا گیا اور میری امت کو تمام اُمتوں میں سے بہترین اُمت بنایا گیا۔“

اسے امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے اسنادِ جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۹/۹. عَنْ ثَوْبَانَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي
الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَلُّغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي

۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراف الساعة، باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ۴/۲۲۱۵، الرقم: ۲۸۸۹، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في سوال النبي ﷺ ثلاثا في أمته، ۴/۴۷۲، الرقم: ۲۱۷۶، وأبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، ۴/۹۷، الرقم: ۴۲۵۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۷۸، الرقم: ۲۲۴۴۸، ۲۲۵۰۵، والبزار في المسند، ۸/۴۱۳، الرقم: ۳۴۸۷، وابن أبي شيبه في المصنف، ۶/۳۱۱، الرقم: ۳۱۶۹۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۱۰۹، الرقم: ۶۷۱۴، والحاكم في المستدرک، ۴/۴۹۶، الرقم: ۸۳۹۰، —

مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَزْبَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بَسَنَةً عَامَةً، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ فَإِنَّهُ لَا يَرُدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكُهُمْ بَسَنَةً عَامَةً وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَاقُطَارِهَا أَوْ قَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے لپیٹ دیا ہے اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا۔ غنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین لپیٹی گئی۔ مجھے (قیصر و کسریٰ کے) دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کیا جائے اور نہ ان پر ان کے غیر سے دشمن مسلط کرے جو انہیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اور بے شک میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد مصطفیٰ! میں جب ایک فیصلہ کر لیتا ہوں تو اس کو واپس نہیں لوٹایا جاسکتا اور بے شک میں نے آپ کو آپ کی امت کے لیے یہ چیز عطا فرمادی ہے کہ میں انہیں قحط سالی سے نہیں ماروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کو ان پر دشمن مسلط

..... والبیہقی فی السنن الکبریٰ، ۹/ ۱۸۱، والدیلیمی فی مسند الفردوس،

۲۹۶/۲، الرقم: ۳۳۴۷۔

کروں گا جو انہیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اگرچہ (وہ دشمن ان کے خلاف ہر طرف سے اکٹھے) ہو جائیں یہاں تک کہ ان میں سے بعض بعض کو خود ہلاک نہ کریں اور بعض بعض کو قیدی نہ بنائیں۔“

اسے امام مسلم، ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰/۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ ﻻ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلِّمْ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے اُن کی دل کی باتوں (یعنی وساوس و خیالات) کو معاف فرما دیا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔“

اسے امام مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تجاوز الله عن حديث النفس والخواطر بالقلب إذا لم تستقر، ۱/۱۱۶، الرقم: ۱۲۷، وابن ماجه في السنن، كتاب الطلاق، باب من طلق في نفسه ولم يتكلم به، ۱/۶۵۸، الرقم: ۲۰۴۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۳/۳۶۰، الرقم: ۵۶۲۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۵۵، الرقم: ۷۴۶۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۵۲، الرقم: ۸۹۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/۱۷۹، الرقم: ۴۳۳۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴/۸۵، وأبو يعلى في المسند، ۱۱/۲۷۶، الرقم: ۶۳۸۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۲۹۹، الرقم: ۳۳۲۔

۱۱/۱۱. عَنْ أَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا، نسیان اور جبر و اکراہ کو معاف فرما دیا ہے۔“

اسے امام ابن ماجہ، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲/۱۲. عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ

۱۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطلاق، باب طلاق المكره والناسي، ۱/۶۵۹، الرقم: ۲۰۴۳، وابن حبان عن ابن عباس رضي الله عنهما في الصحيح، ۱۶/۲۰۲، الرقم: ۷۲۱۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴/۱۷۲، الرقم: ۲۰۴، وعبد الرزاق نحوه في المصنف، ۶/۴۱۰، الرقم: ۱۱۴۱۷، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۳/۹۵، والدارقطني في السنن، ۴/۱۷۰، الرقم: ۳۳، والحاكم في المستدرک، ۲/۲۱۶، الرقم: ۲۸۰۱، والطبراني في المعجم الصغير، ۲/۵۲، الرقم: ۷۶۶، وأيضاً في المعجم الأوسط، ۸/۱۶۱، الرقم: ۸۲۷۳، وأيضاً في المعجم الكبير، ۲/۹۷، الرقم: ۱۴۳۰، وأيضاً في مسند الشاميين، ۲/۱۵۲، الرقم: ۱۰۹۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۳۵۶، الرقم: ۱۴۸۷۱۔

۱۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في كم —

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَهْلُ الْجَنَّةِ عَشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٍّ، ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَالْدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی (۸۰) صفیں میری امت کی ہوں گی اور باقی تمام امتوں کو ملا کر صرف چالیس (۴۰) صفیں ہوں گی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

..... صَفِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ۶۸۳/۴، الرقم: ۲۵۴۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۱۴۳۴/۲، الرقم: ۴۲۸۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۴۷/۵، الرقم: ۲۲۹۹۰، ۲۳۰۵۲، ۲۳۱۱۱، والدارمي في السنن، ۴۳۴/۲، الرقم: ۲۸۳۵، وابن حبان في الصحيح، ۹۸/۱۶، الرقم: ۷۴۵۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۱۵/۶، الرقم: ۳۱۷۱۳، والبزار في المسند، ۳۶۸/۵، الرقم: ۱۹۹۹، وأبو يعلى في المعجم، ۱۸۳/۱، الرقم: ۲۱۱، والحاكم في المستدرک، ۱۵۵/۱، الرقم: ۲۷۳، والطبراني في المعجم الصغير، ۶۷/۱، الرقم: ۸۲، وأيضاً في المعجم الأوسط، ۷۷/۲، الرقم: ۱۳۱۰، وأيضاً في المعجم الكبير، ۱۸۴/۱۰، الرقم: ۱۰۳۹۸۔

۱۳/۱۳. عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: أَنْ لَا يَدْعُو عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوا جَمِيعًا، وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْرَانِيُّ.

”حضرت ابو مالک اشعری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچا لیا: ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لیے ایسی بددعا نہ کرے گا کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ دوسرا یہ کہ (مجموعی طور پر) اہل باطل اہل حق پر غالب نہ ہوں گے۔ تیسرا یہ کہ تم (مجموعی طور پر کبھی) گمراہی پر جمع نہیں ہو گے۔“ اسے امام ابو داود اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُومَةٌ. عَذَابُهَا بِأَيْدِيهَا. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، دُفِعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. فَيَقَالُ: هَذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَابْنُ مَاجَهٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

۱۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الفتن، باب ذكر الفتن ودلائلها، ۹۸/۴، الرقم: ۴۲۵۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۹۲/۳، الرقم: ۳۴۴۰، وأيضاً في مسند الشاميين، ۴۴۲/۲، الرقم: ۱۶۶۳۔
۱۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب في صفة أمة محمد ﷺ، ۱۴۳۴/۲، الرقم: ۴۲۹۲، وأبو حنيفة عن أبي موسى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ في المسند، ۱۵۵/۱، وعبد بن حميد في المسند، ۱۹۰/۱، الرقم: ۵۳۷، ونعيم بن حماد في الفتن، ۶۱۸/۲، الرقم: ۱۷۲۲۔

”حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اُمت مسلمہ) وہ (خوش نصیب) امت ہے جس پر (اللہ تعالیٰ کی خصوصی) رحمت نازل کی گئی ہے۔ اس کا عذاب اس کے ہاتھ میں ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر ایک مسلمان کو ایک کافر دے کر کہا جائے گا یہ تمہارا دوزخ کا فدیہ ہے۔“

اسے امام ابوحنیفہ اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۵/۱۵. عَنْ حُذَيْفَةَ ؓ قَالَ: يَوْمًا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ نَفْسَهُ قَبِضَتْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: رَبِّي اسْتَشَارَنِي..... وَفِيهِ: وَأَحَلَّ لَنَا كَثِيرًا مِمَّا شَدَّدَ عَلَيْنَا مِنْ قَبْلُنَا وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا مِنْ حَرَجٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت حذیفہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ ہم نے گمان کیا شاید آپ ﷺ کا وصال ہو گیا ہے۔ جب آپ ﷺ سجدہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میری اُمت کے بارے میں مشورہ طلب کیا۔..... اس میں بیان فرمایا: اور ہمارے لیے وہ بہت سی چیزیں حلال کر دیں جو ہم سے قبل (اُمتوں پر) ممنوع تھیں اور ہم پر اس دنیا میں کوئی تنگی (روا) نہیں رکھی۔“

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۱۶. عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ

۱۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۳/۵، الرقم: ۲۳۳۸۴، والهيثم في مجمع الزوائد، ۳۹۳/۵۔

۱۶: أخرجه الدارمي في السنن، باب مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْفَضْلِ، ۴۲/۱، الرقم: ۵۴، والمباركفوري في تحفة الأحوذ، ۳۲۳/۶۔

اللَّهُ أَذْرَكَ بِي الْأَجَلَ الْمَرْحُومَ وَاخْتَصَرَ لِي اخْتِصَارًا، فَنَحْنُ الْآخِرُونَ
وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ، إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ
اللَّهُ، وَمُوسَى صَفِيُّ اللَّهِ، وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ، وَمَعِيَ لَوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
وَإِنَّ اللَّهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعْثُمُهُمْ بِسَنَةِ وَلَا
يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت عمرو بن قیس ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو مرحوم قرار دیا اور اس کی عمر مختصر رکھی۔ سو ہم ہی آخری ہیں اور ہم ہی قیامت کے دن اول ہوں گے۔ اور میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ صفی اللہ ہیں جبکہ میں ہی حبیب اللہ ہوں اور روز قیامت میرے پاس ہی حمد کا جھنڈا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں مجھ سے تین وعدے فرمائے اور تین چیزوں سے انہیں نجات عطا کی: ان پر عام قحط سالی مسلط نہیں کرے گا اور کوئی دشمن انہیں ختم نہیں کر سکے گا اور انہیں کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔“ اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۱۷. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
الْجَنَّةُ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى أَدْخُلَهَا، وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتَّى
تَدْخُلَهَا أُمَّتِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۱۷: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۸۹/۱، الرقم: ۹۴۲،
والهشيمي في مجمع الزوائد، ۶۹/۱۰، والهندي في كنز العمال،
۴۱۶/۱۱، الرقم: ۳۱۹۵۳۔

جنت تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر اس وقت تک حرام کر دی گئی ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں اور تمام اُمتوں پر اس وقت تک حرام ہے جب تک کہ میری اُمت اس میں داخل نہ ہو جائے۔“ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۱۸. عَنْ مُحَجَّنِ بْنِ الْأَدْرِعِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ رَضِيَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ الْيُسْرَ، وَكَرِهَ لَهَا الْعُسْرَ. قَالَهَا ثَلَاثًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِرِجَالٍ صَحِيحٍ.

”حضرت محجن بن ادراع سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس اُمت (محمدیہ) کے لیے آسانی کو پسند فرمایا ہے اور (اس کے لیے) تنگی کو نا پسند فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ تین مرتبہ بیان فرمایا۔“ اسے امام طبرانی نے رجال صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۹/۱۹. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤَذَّنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤَذَّنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَأَنْظُرَ إِلَى بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَعْرِفَ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَمَنْ خَلْفِي مِثْلُ ذَلِكَ، وَعَنْ يَمِينِي مِثْلُ ذَلِكَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ

۱۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۹۸/۲۰، الرقم: ۷۰۷،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۵/۴، والحاثر في المسند،
۳۴۳/۱، الرقم: ۲۳۷۔

۱۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۹۹/۵، الرقم: ۲۱۷۸۵،
والحاكم في المستدرک، ۵۲۰/۲، الرقم: ۳۷۸۴، وابن حبان نحوه
في الصحيح، ۳۲۴/۳، الرقم: ۱۰۴۹، والطيلالسي في المسند، —

تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوحٍ إِلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُونَ مِنْ أَثَرِ الْوُضْوءِ، لَيْسَ أَحَدٌ كَذَلِكَ غَيْرُهُمْ، وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ، وَأَعْرِفُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ وَالطَّيَالِسِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن (بارگاہِ الہی میں) سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں ہی ہوں گا جسے سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت ہوگی۔ سو میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان بھی پہچان لوں گا۔ اسی طرح اپنے پیچھے اور اپنی داہنی طرف بھی انہیں دیکھ کر پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان کیسے پہچانیں گے جبکہ ان میں حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت سے لے کر آپ کی اُمت تک کے لوگ موجود ہوں گے؟..... آپ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے اعضاء وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے اور ان کے سوا کسی اور (امت) کے ساتھ ایسا نہیں ہوگا اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ اُن کے نامہ اعمال اُن کے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ اُن کے آگے اُن کی اولاد دوڑتی ہوگی۔“

اسے امام احمد، ابن حبان اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

..... ۱/ ۴۸، الرقم: ۳۶۱، والبیہقی فی شعب الایمان، ۱۷/۳، الرقم: ۲۷۴۵،

والمنذری فی الترغیب والترہیب، ۹۱/۱، الرقم: ۲۸۶، والہیثمی فی

مجمع الزوائد، ۱/ ۲۲۵، وأيضاً، ۲/ ۲۵۰، ۱۰/ ۳۴۴، وقال: رَوَاهُ

الطَّبْرَانِيُّ۔

۲۰/۲۰. عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ؟ قَالَ: أَعْرِفُهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ. وَأَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ، وَأَعْرِفُهُمْ بِنُورِهِمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

”حضرت ابو ذر اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے روز ضرور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے اور ان کی پیشانیوں پر سجدوں کا اثر ہوگا، اور میں انہیں ان کے نور سے پہچان لوں گا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔“

اسے امام احمد نے سند جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۱/۲۱. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: تَخْرُجُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةُ غُرٍّ مُحَجَّلُونَ يَسُدُّ الْأَفُقَ نُورُهُمْ مِثْلُ الشَّمْسِ، فَيَنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ، فَيَقَالُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ وَلَا عَذَابٌ، ثُمَّ تَخْرُجُ ثَلَاثَةُ أُخْرَى غُرٍّ

۲۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۹۹/۵، الرقم: ۲۱۷۸۸۔

۲۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۷۳/۸، الرقم: ۷۷۲۳، وأيضاً

في مسند الشاميين، ۲۰۱/۲، الرقم: ۱۱۸۵، والهيثمی فی مجمع

الزوائد، ۴۰۹/۱۰۔

مُحَجَّلُونَ نُورُهُمْ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ يَسُدُّ الْأَفُقَ نُورُهُمْ، فَيَنَادِي مُنَادٍ:
النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ، فَيَقَالُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ،
فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ تَخْرُجُ ثَلَاثَةُ أُخْرَى غُرٌّ
مُحَجَّلُونَ نُورُهُمْ مِثْلُ أَعْظَمِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ يَسُدُّ الْأَفُقَ نُورُهُمْ،
فَيَنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ. فَيَقَالُ: مُحَمَّدٌ
وَأُمَّتُهُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ يَجِيءُ رَبُّكَ ﷻ
ثُمَّ يُوَضَعُ الْمِيزَانُ وَالْحِسَابُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو امامہ باہلی ؓ روایت بیان فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز روشن
پیشانیوں اور چمکتے ہاتھ پاؤں والے لوگوں کی ایک جماعت نمودار ہوگی جو افق پر چھا
جائے گی، ان کا نور سورج کی طرح ہوگا۔ سو ایک ندا دینے والا ندا دے گا: ”نبی اُمّی۔“
پس اس ندا پر ہر اُمّی نبی متوجہ ہوگا لیکن کہا جائے گا (کہ اس سے مراد) محمد ﷺ اور
ان کی امت ہے۔ سو وہ جنت میں داخل ہوں گے، ان پر کوئی حساب اور عذاب نہیں ہو
گا۔ پھر اس طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمک
رہے ہوں گے۔ ان کا نور چودھویں کے چاند کی طرح کا ہوگا اور ان کا نور افق پر چھا
جائے گا۔ سو پھر ندا دینے والا ندا دے گا اور کہے گا: ”نبی اُمّی۔“ پس اس ندا پر ہر اُمّی
نبی متوجہ ہوگا لیکن کہا جائے گا: اس ندا سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ اور ان کی امت
ہے۔ پس وہ بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اسی طرح کی
ایک اور جماعت نمودار ہوگی، ان کی (بھی) پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ ان
کا نور آسمان میں بڑے ستارے کی طرح ہوگا، ان کا نور افق پر چھا جائے گا۔ پس ندا
دینے والا آواز دے گا: ”نبی اُمّی۔“ سو اس ندا پر ہر اُمّی نبی متوجہ ہو جائے گا، کہا جائے

گا: (اس سے مراد بھی) محمد ﷺ اور اُن کی امت ہے۔ پس وہ بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر آپ ﷺ کا رب (اپنی شان کے لائق) تشریف لائے گا اور پھر میزان و حساب قائم کیا جائے گا۔“
اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿آخِرِ زَمَانِهِ مِیں اُمّتِ محمدیہ کی فضیلت کا بیان﴾

۱/۲۲. عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی۔ جو انہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا یا جو ان کی مخالفت کرے گا وہ انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر (یعنی روزِ قیامت) آجائے اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر، ۱۳۳۱/۳، الرقم: ۳۴۴۲، وأيضاً في كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: إنما قولنا لشيء، ۲۷۱۴/۶، الرقم: ۷۰۲۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمامة، باب قوله ﷺ: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ۱۵۲۴/۳، الرقم: ۱۰۳۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۱/۴، وأبو يعلى في المسند، ۳۷۵/۱۳، الرقم: ۷۳۸۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۸۰/۱۹، الرقم: ۸۹۳، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۱۱۰/۱، الرقم: ۱۴۴۔

۲/۲۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے! تم لوگوں پر ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ تم مجھے دیکھ نہیں سکو گے، لیکن میری زیارت کرنا (اس وقت) ہر مومن کے نزدیک اس کے اہل و عیال اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۳/۲۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَشَدَّ أُمِّي لِي حُبًّا، نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَأَانِي، بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۳۱۵، الرقم: ۳۳۹۴، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب فضل النظر إليه ﷺ وتمنيه، ۴/۱۸۳۶، الرقم: ۲۳۶۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۱۶۷، الرقم: ۶۷۶۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۱۳، الرقم: ۸۱۲۶، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۶۰۷، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ۱۵/۱۱۸، والسيوطي في الديباج، ۶/۳۴۸، الرقم: ۲۳۶۴۔

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب في من يود رؤية النبي ﷺ بأهله وماله، ۴/۲۱۷۸، الرقم: ۲۸۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۱۷، الرقم: ۹۳۸۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/۲۱۴، الرقم: ۷۲۳۱۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی تمنا یہ ہوگی کہ کاش وہ اپنے سب اہل و عیال اور مال و اسباب کے بدلے میں (ایک مرتبہ ہی) میری زیارت کر لیں۔“

اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۴/۲۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَنْاسًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ اشْتَرَى رُؤْيِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً میری امت میں میرے بعد ایسے لوگ بھی آئیں گے جن میں سے ہر ایک کی خواہش یہ ہو گی کہ اپنے اہل و مال کے بدلے (اگر اُسے) میرا دیدار (ملے تو وہ) خرید لے (یعنی اپنے اہل و مال کی قربانی دے کر ایک مرتبہ مجھے دیکھ لے)۔“

اسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵/۲۶. عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران،

۴: أخرجہ الحاکم فی المستدرک، ۹۵/۴، الرقم: ۶۹۹۱۔

۵: أخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ،

باب ومن سورة آل عمران، ۲۲۶/۵، الرقم: ۳۰۰۱، وابن ماجہ فی

السنن، کتاب الزہد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۱۴۳۳/۲، —

۱۱۰:۳، قَالَ: إِنَّكُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت بہز بن حکیم بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور
نبی اکرم ﷺ نے فرمان الہی: ﴿تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے
ظاہر کی گئی ہے۔﴾ کے بارے میں فرمایا: تم ستر (۷۰) امتوں کو مکمل کرنے والے (یعنی اُن
کے آخر میں آنے والے) ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔“

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ
حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

۶/۲۷. عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: نُكْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً. نَحْنُ آخِرُهَا وَخَيْرُهَا.
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ.

”حضرت بہز بن حکیم بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور

..... الرقم: ۴۲۸۷، ۴۲۸۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶۱/۳، الرقم:
۱۱۶۰، وأيضاً، ۴/۴۷، ۳/۵، والحاكم في المستدرک، ۴/۹۴،
الرقم: ۶۹۸۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۹/۴۱۹، الرقم:
۱۰۱۲، ۱۰۲۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵/۹، وعبد بن حميد
في المسند، ۱/۱۵۶، الرقم: ۴۱۱، والرويان في المسند، ۲/۱۱۵،
الرقم: ۹۲۴، وابن المبارك في الزهد، ۱/۱۱۴، الرقم: ۳۸۲۔
۶: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة
محمد ﷺ، ۲/۴۳۳، الرقم: ۴۲۸۷۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر (۷۰) اُمتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم سب سے آخری اور سب سے بہتر ہوں گے۔“ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۷/۲۸. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ، لَا يُدْرِي أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ زُرَّارٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کی مثال بارش کی مانند ہے معلوم نہیں اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔“

اسے امام ترمذی، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۸/۲۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَدِدْتُ أَنِّي لَقِيتُ إِخْوَانِي، قَالَ: فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَوْ لَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانُكَ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَلَكِنْ إِخْوَانِي الَّذِينَ آمَنُوا بِي وَلَمْ يَرُونِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأمثال، باب مثل الصلوات الخمس، ۱۵۲/۵، الرقم: ۲۸۶۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۳۰/۳، ۱۴۳، الرقم: ۱۲۳۴۹، ۱۲۴۸۳، والبزار في المسند، ۲۳/۹، الرقم: ۳۵۲۷، والطيالسي في المسند، ۹۰/۱، الرقم: ۶۴۷، وأبو يعلى في المسند، ۳۸۰/۶، الرقم: ۳۷۱۷، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲۷۷/۲، الرقم: ۱۳۵۲۔

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۵/۳، الرقم: ۱۲۶۰۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۱۲/۱، الرقم: ۵۷۶، والهيثمي في —

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ خواہش کی کہ میں اپنے بھائیوں سے ملوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو لیکن میرے بھائی وہ ہوں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوگا۔“

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹/۳۰. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَأَى وَأَمَنَ بِي، وَطُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرْنِي وَأَمَنَ بِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ وَأَبُو يَعْلَى وَالتَّطَبَّرَانِي.

”حضرت ابو اُمَامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشخبری اور مبارک باد ہو اس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا، اور سات بار خوشخبری اور مبارک باد ہو اُس کے لیے جس نے مجھے دیکھا تک نہیں لیکن مجھ پر ایمان

..... مجمع الزوائد، ۶۷/۱۰، والحسيني في البيان والتعريف، ۳۲/۱،
الرقم: ۶۰، وأيضاً، ۹۴/۲، الرقم: ۱۱۶۱۔

۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۷/۵، الرقم: ۲۲۲۶۸،
۲۲۱۹۲، ۲۲۳۳۱، وابن حبان في الصحيح، ۲۱۶/۱۶، الرقم:
۷۲۳۳، والحاكم عن عبد الله بن بسر رضی اللہ عنہ، في المستدرک، ۹۶/۴،
الرقم: ۶۹۹۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۵۹/۸، الرقم:
۸۰۰۹، وأيضاً في المعجم الصغير، ۱۰۴/۲، الرقم: ۸۵۸، وأبو
يعلى عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ في المسند، ۱۱۹/۶، الرقم: ۳۳۹۱،
والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۹۹/۹، الرقم: ۸۷، والرويانى
في المسند، ۳۱۱/۲، الرقم: ۱۲۶۶۔

لایا۔“ اسے امام احمد، ابن حبان، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۳۱. عَنْ أَبِي جُمُعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ أَسْلَمْنَا مَعَكَ، وَجَاهَدْنَا مَعَكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنِّي بَعْدَكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرَوْني.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالتَّطَبَّرَانِي. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت ابو جمعه رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دن کا کھانا کھایا، ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم سے بھی کوئی بہتر ہوگا؟ ہم آپ کی معیت میں ایمان لائے، اور آپ کی معیت میں ہم نے جہاد کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا تک نہیں ہوگا (وہ اس جہت سے تم سے بھی بہتر ہوں گے)۔“

اسے امام دارمی، احمد، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔

۱۰: أخرجه الدارمي في السنن، كتاب الرقاق، باب في فضل آخر هذه الأمة، ۳۹۸/۲، الرقم: ۲۷۴۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۶/۴، الرقم: ۱۷۰۱۷، وأبو يعلى في المسند، ۱۲۸/۳، الرقم: ۱۵۵۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۴، الرقم: ۳۵۳۷، وابن منده في الإيمان، ۳۷۲/۱، الرقم: ۲۱۰، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۶۶/۱۰۔

۱۱/۳۲. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيمَانًا؟ قَالُوا: الْمَلَائِكَةُ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالُوا: فَالَنَّبِيُّونَ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟ قَالُوا: فَنَحْنُ. قَالَ: وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيمَانًا لِقَوْمٍ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابُ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا: کون سی مخلوق تمہارے نزدیک ایمان (لانے) کے لحاظ سے سب سے عجیب تر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: فرشتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ وہ ہر وقت اپنے پروردگار کی حضوری میں رہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: پھر انبیاء کرام علیہم السلام۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور انبیاء کرام علیہم السلام کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر تو وحی نازل ہوتی ہے۔ انہوں نے

۱۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸۷/۱۲، الرقم: ۱۲۵۶۰، وأبو يعلى عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه في المسند، ۱۴۷/۱، الرقم: ۱۶۰، والحاكم في المستدرک، ۹۶/۴، الرقم: ۶۹۹۳، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۴۰۳/۳، الرقم: ۶۲۸۸، والحسيني في البيان والتعريف، ۱۳۰/۱، الرقم: ۳۴۶، والهيمشي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه في مجمع الزوائد، ۳۳۰/۸، ۶۵/۶، وقال: رواه البزار وأحمد.

عرض کیا: (یا رسول اللہ!) تو پھر ہم (ہی ہوں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایمان کیوں نہیں لاؤ گے جبکہ میں بنفس نفیس تم میں جلوہ افروز ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مخلوق میں میرے نزدیک پسندیدہ اور عجیب تر ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کئی کتابوں کو پائیں گے مگر (صرف میری) کتاب میں جو کچھ لکھا ہوگا اُس پر ایمان لائیں گے۔“

اسے امام طبرانی اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۲/۳۳. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: (يَا رَسُولَ اللَّهِ)، أَرَأَيْتَ مَنْ آمَنَ بِكَ وَلَمْ يَرْكَ وَصَدَّقَكَ وَلَمْ يَرْكَ؟ قَالَ: طُوبَى لَهُمْ، ثُمَّ طُوبَى لَهُمْ أُولَئِكَ مِنَّا، وَأُولَئِكَ مَعَنَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو آپ پر ایمان لائے حالانکہ انہوں نے آپ کو دیکھا تک نہیں، آپ کی تصدیق کی حالانکہ آپ کو دیکھا تک نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے لیے خوشخبری ہے، ان کے لیے دوبارہ خوشخبری ہے، وہ ہم میں سے ہی ہیں اور (روزِ قیامت) وہ ہمارے ساتھ ہوں گے۔“

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۷۶/۸، الرقم: ۸۶۲۴،
والهشيمي في مجمع الزوائد، ۶۷/۱۰۔

۱۳/۳۴. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ، يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيَقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْفَسَوِيُّ وَالْخَطِيبُ التَّبْرِيزِيُّ.

”حضرت عبدالرحمن بن علاء حضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اُس (صحابی) نے بتایا جس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اس اُمت کے آخری (دور) میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے لیے اجر اس اُمت کے اولین (دور کے لوگوں) کے برابر ہوگا، وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور فتنہ پرور لوگوں سے جہاد کریں گے۔“

اسے امام بیہقی، فسوی اور خطیب تبریزی نے روایت کیا ہے۔

۱۳: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ۵۱۳/۶، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ۲۹۴/۱، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۳۷۲/۳، الرقم: ۶۲۸۰، والملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ۱۷۷/۱۸، والسيوطي في مفتاح الجنة، ۶۸/۱۔

بَابُ فِي نُزُولِ الْمَسِيحِ الْمُنْتَظَرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ الْأُمَّةِ

﴿امت محمدیہ کے آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ

نزل کا بیان﴾

۱/۳۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا
نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم
لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا جب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
(آسمان سے) اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۳۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب نزول عيسى بن

مريم عليهما السلام، ۱۲۷۲/۳، الرقم: ۳۲۶۵، ومسلم في

الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة

نبيينا محمد ﷺ، ۱۳۶/۱، الرقم: ۱۵۵، وابن حبان في الصحيح،

۲۱۳/۱۵، الرقم: ۶۸۰۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۴۹۳۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المظالم والغصب، باب كسر

الصليب وقتل الخنزير، ۸۷۵/۲، الرقم: ۲۳۴۴، ومسلم في

الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة —

حَتَّى يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ
الْحَنَزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَقِضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! عنقریب تم میں (حضرت) عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتریں گے جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور اس وقت مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ اسے کوئی بھی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۳۷. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى

..... نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۳۵، الرقم: ۱۵۵، والترمذی فی السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء فی نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام، ۴/۵۰۶، الرقم: ۲۲۳۳، وابن ماجہ فی السنن، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم علیہما السلام وخروج یاجوج ومأجوج، ۲/۱۳۶۳، الرقم: ۴۰۷۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۵۳۸، الرقم: ۱۰۹۵۷۔

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکماً بشریعة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۳۷، الرقم: ۱۵۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۳۴۵، الرقم: ۱۴۷۶۲-۱۵۱۶۷، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵/۲۳۱، الرقم: ۶۸۱۹، وابن منده فی الإيمان، ۱/۵۱۷، الرقم: ۵۱۸، وأبو عوانة فی المسند، ۱/۹۹، الرقم: ۳۱۷، وابن الجارود فی المنتقى، ۱/۲۵۷، الرقم: ۱۰۳۱، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۹/۱۸۰۔

يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالِ صَلِّ لَنَا. فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تُكْرِمُهُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: میری اُمت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے قیامت تک کامیاب جنگ کرتی رہے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: آخر میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا حاکم اُن سے عرض کرے گا: تشریف لائیں، ہمیں نماز پڑھائیں۔ اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: (اس وقت) میں امامت نہیں کراؤں گا۔ تم ایک دوسرے پر امیر ہو اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا کی ہے۔ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے۔)“

اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۴/۳۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ، لَا أَذْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا، فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ كَأَنَّهُ

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشرط الساعة، باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض ونزول عيسى عليه السلام، ۴/۲۲۵۹، الرقم: ۲۹۴۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۵۰۱، الرقم: ۱۱۶۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/۳۵۰، الرقم: ۷۳۵۳، والحاكم في المستدرک، ۴/۵۹۴، الرقم: ۸۶۵۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۳۰۸، الرقم: ۳۵۱۔

عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيَهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمُكُّ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قَبْلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبِضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ. قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَيَبْقَى شَرَارُ النَّاسِ فِي خِفَةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْتَانِ، وَهُمْ فِي ذَالِكِ دَارٍ، رَزَقَهُمْ حَسَنَ عَيْشِهِمْ، ثُمَّ يَنْفُخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لَيْتًا وَرَفَعَ لَيْتًا. قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يُلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ. قَالَ: فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ أَوْ قَالَ: يُنْزِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوْ الظَّلُّ، نُعْمَانُ الشَّاكِّ، فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ أُخْرَى، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ. ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ ﴿وَقَفُّوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ﴾ [الصفات، ۲۴: ۳۷]. قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْتَ النَّارِ. فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعٌ مِائَةٌ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ. قَالَ: فَذَاكَ ﴿يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا﴾ [المزمل، ۱۷: ۷۳] وَذَاكَ ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾ [القلم، ۴۲: ۶۸]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: میری اُمت میں دجال کا خروج ہوگا جو چالیس تک ٹھہرے گا، (راوی کہتے ہیں کہ) میں نہیں جانتا کہ چالیس دن فرمایا، یا چالیس ماہ فرمایا، یا چالیس سال فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو مبعوث فرمائے گا جو حضرت عروہ بن مسعود کے مشابہ ہوں گے، وہ دجال کو تلاش کر کے ہلاک کر دیں گے، پھر سات سال تک لوگ اسی طرح (امن سے) رہیں گے، کہیں دو آدمیوں کے مابین بھی لڑائی نہیں ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ایسی ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جو روئے زمین کے ہر اُس شخص کی روح قبض کر لے گی جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان یا خیر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پھر دنیا میں صرف برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو چڑیوں کی طرح جلد باز اور بے عقل اور درندہ صفت ہوں گے، وہ کسی نیک بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا، اُن کے پاس شیطان بھیں بدل کر آئے گا اور کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے: تم کیا حکم دیتے ہو؟ وہ اُن کو بتوں کی پرستش کا حکم دے گا، وہ اسی (بت پرستی) میں مصروف ہوں گے، اُن کا رزق اچھا ہوگا اور اُن کی زندگی عیش و عشرت سے ہوگی، پھر صور پھونک دیا جائے گا، جو شخص بھی اِس کو سنے گا وہ ایک طرف گردن جھکائے گا اور دوسری طرف سے اُٹھالے گا، جو شخص سب سے پہلے اس کی آواز سنے گا وہ اپنے اونٹوں کا حوض درست کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ شبنم کی طرح ایک بارش نازل فرمائے گا جس سے لوگوں کے جسم اُگ پڑیں گے، پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا، پھر لوگ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے رب کے پاس آؤ ﴿اور انہیں (صراط کے پاس) روکو، اُن سے پوچھ گچھ ہوگی﴾ ۵۰۔ پھر کہا جائے گا: دوزخ کے لیے ایک گروہ نکالو۔ کہا جائے گا: کتنے لوگوں کا؟ کہا جائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو نانوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا﴾ اور ﴿جس

دن ساق (یعنی احوال قیامت کی ہولناک شدت) سے پردہ اٹھایا جائے گا۔‘

اسے امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۵/۳۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ، وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصْبِهِ بَلَلٌ. فَيَقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَيَذُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنِيزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَلَلَ كُلَّهُا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ. فَيَمُوتُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی عرصہ میں کوئی دوسرا نبی نہیں اور عیسیٰ علیہ السلام (آسمان) سے نازل ہونے والے ہیں۔ لہذا جب تم انہیں دیکھو تو (ان علامتوں سے) انہیں پہچاننا۔ ان کا قد متوسط ہوگا، ان کا رنگ سرخی مائل سفید ہوگا، وہ ہلکے زرد رنگ کی دو چادروں میں ملبوس ہوں گے، اُن کے سر کے بال ایسے (سیاہ اور چمکدار) ہوں گے گویا ابھی ان سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ تر نہ ہوں گے۔ وہ لوگوں سے اسلام کے نام پر جہاد کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے دور میں اسلام کے علاوہ باقی تمام مذاہب ختم کر دے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب خروج الدجال،

الرقم: ۱۱۷/۴، الرقم: ۴۳۲۴، وابن حبان في الصحيح، ۲۳۳/۱۵، الرقم:

۶۸۲۱، وابن عبد البر في التمهيد، ۲۰۱/۱۴۔

کانے دجال کو بھی ہلاک کریں گے، آپ زمین میں چالیس سال تک رہیں گے، پھر وہ فوت ہوں جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“
اسے امام ابو داؤد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۶/۴۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِيَهْبِطَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا وَإِمَامًا مُقْسِطًا، وَلَيْسَلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بَنِيَّتَهُمَا، وَلِيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَا تُرَدَّنَّ عَلَيْهِ. يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَيُّ بَنِي أَخِي، إِنْ رَأَيْتُمُوهُ فَقُولُوا: أَبُو هُرَيْرَةَ يُقَرِّتُكَ السَّلَامُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكَرٍ وَالْهِنْدِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام عادل حاکم اور منصف امام کے طور پر ضرور آئیں گے۔ وہ فوری طور پر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت سے چل پڑیں گے اور میری قبر پر ضرور آئیں گے، مجھے سلام کریں گے اور میں انہیں ضرور جواب دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (راوی سے)

۶: أخرجہ الحاکم فی المستدرک، کتاب تواریخ المتقدمین من الأنبياء والمرسلین، ذکر نبی اللہ وروحه عیسیٰ ابن مریم صلوات اللہ وسلامہ علیہما، ۶۵۱/۲، الرقم: ۴۱۶۲، وابن عساکر فی تاریخ مدینة دمشق، ۴۷/۴۹۳، والہندی فی کنز العمال، ۱۴/۱۴۶، الرقم: ۳۸۸۵۱، والمبارکفوری فی تحفة الأحوذی، ۱۰/۶۲، وأنور شاہ الکاشمیری، ۱۰۱/۱-۱۰۲، والعظیم آبادی فی عون المعبود، ۱۱/۳۱۰۔

فرمایا: اگر آپ کو ان کی زیارت کی سعادت حاصل ہو تو ان سے عرض کرنا کہ ابو ہریرہ نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابن عساکر اور متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

بَابٌ فِي مَجِيءِ الْإِمَامِ الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ الْأُمَّةِ

﴿امت محمدیہ کے آخری زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا بیان﴾

۱/۴۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا جب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہی ہوگا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۴۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ: كَلِمَةٌ لَمْ أَفْهَمَهَا.

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب نزول عيسى بن مريم عليهما السلام، ۱۲۷۲/۳، الرقم: ۳۲۶۵، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد ﷺ، ۱۳۶/۱، الرقم: ۱۵۵، وابن حبان في الصحيح، ۲۱۳/۱۵، الرقم: ۶۸۰۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۴۹۳۔

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب الناس تبع لقريش والخلافة من قريش، ۱۴۵۳/۳، الرقم: ۱۸۲۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۶/۵، الرقم: ۲۱۰۵۸، وابن حبان في الصحيح، ۴۴/۱۵، الرقم: ۶۶۶۲، وأبو عوانة في المسند، ۴/۳۷۰، —

فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بارہ خلیفہ ہونے تک اسلام غالب رہے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی جسے میں نہیں سمجھ سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ (تمام خلفاء) قریش سے ہوں گے۔“

اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳/۴۳. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ إِسْمِي. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

..... الرقم: ۶۹۸۲، والطبرانی في المعجم الكبير، ۱۹۵/۲، الرقم:

۱۷۹۲، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثنائي، ۱۲۶/۳، الرقم:

۱۴۴۸، والعسقلاني في فتح الباري، ۲۱۱/۱۳۔

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في المهدي،

۵۰۵/۴، الرقم: ۲۲۳۱، وأبو داود في السنن، كتاب المهدي،

۲۳۶/۴، الرقم: ۴۲۸۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۷۶/۱،

الرقم: ۳۵۷۱، والطبرانی في المعجم الكبير، ۱۳۳/۱۰،

الرقم: ۱۰۲۱۵، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ۱۰۴/۵،

الرقم: ۵۶۲، والهيثمي في موارد الظمآن، ۴۶۴/۱، الرقم: ۱۸۷۷۔

فرمایا: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا۔ اور حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرمادے گا کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔“

اسے امام ترمذی، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴/۴۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ إِسْمِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا حکمران نہ بن جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد) ہوگا۔“

اسے امام ترمذی، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في المهدي، ۵۰۵/۴، الرقم: ۲۲۳۰، وأبو داود في السنن، كتاب المهدي، ۱۰۶/۴، الرقم: ۴۲۸۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۴۸/۱، الرقم: ۴۲۷۹، والحاكم في المستدرک، ۴۸۸/۴، الرقم: ۸۳۶۴، والبخاري في المسند، ۲۰۴/۵، الرقم: ۱۸۰۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۴۳۵/۱۰، الرقم: ۱۰۲۲۳، والشاشي في المسند، ۱۱۰/۲، الرقم: ۲۳۵۔

٥/٤٥. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَيَخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهِ قِيَايَعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَيُخَسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُيَايَعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ. ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخَوَالَهُ كَلْبٌ، فَيُبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْحَيَّةِ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ، فَيُقَسِّمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ، فَيَلْبِثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) اُن کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان سے) باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المهدي، ١٠٧/٤، الرقم: ٤٢٨٦،
وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٦/٦، الرقم: ٢٦٧٣١، والحاكم في
المستدرک، ٤/٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شبيه في المصنف،
٦٠/٧، الرقم: ٣٧٢٢٣، وأبو يعلى في المسند، ٣٦٩/١٢، الرقم:
٦٩٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٢٩٥، الرقم: ٦٥٦۔

(خلافت) کر لیں گے حالانکہ وہ (امام مہدی علیہ السلام) اسے ناپسند کریں گے۔ پھر (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی تو) ملکِ شام سے ایک لشکر اُن سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (سفیانی)، جس کے نہال قبیلہ کلب میں سے ہوں گے، خلیفہ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے اور یہی (جنگ) کلب ہے۔ اور خسارہ ہے اس شخص کے لئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو۔ (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا عروج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان اُن کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔“ اسے امام ابو داؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/٤٦. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجَلِي الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے (یعنی میری نسل سے) ہوں گے۔ ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المهدى، ١٠٧/٤، الرقم: ٤٢٨،
والحاكم في المستدرک، ٥١٢/٤، الرقم: ٨٤٣٨، والطبرانی
المعجم الأوسط، ١٧٦/٩، الرقم: ٩٤٦٠۔

ناک ستواں و بلند ہوگی۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی (کیوں کہ امام مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا) اور وہ سات سال تک حکومت کریں گے۔“ اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۷/۴۷. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِترَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد میں سے ہوگا۔“ اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۸/۴۸. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَاهُ النَّبِيُّ ﷺ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ ﷺ، يُشَبِّهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشَبِّهُهُ فِي الْخَلْقِ. ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمَلَاءُ الْأَرْضِ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۷: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المهدى، ۱۰۷/۴، الرقم: ۴۲۸۴، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ۱۰۵۷/۵، الرقم: ۵۷۵، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۲۵۱/۱۱، والمنأوي في فيض القدير، ۲۷۷/۶۔

۸: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المهدى، ۱۰۸/۴، الرقم: ۴۲۹۰، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۲۵۷/۱۱، والمباركفوري في تحفة الأحوذى، ۴۰۳/۶، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ۳۰۰/۱، الرقم: ۴۰۸۵۔

”امام ابو اسحاق روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے اپنے بیٹے امام حسن ؓ کو دیکھ کر فرمایا: بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی ﷺ کے نام پر ہوگا وہ اخلاق و کردار میں (تمہارے نبی سے) مشابہت رکھتا ہوگا لیکن صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔ پھر حضرت علی ؓ نے قصہ بیان فرمایا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔“ اسے امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۹/۴۹. عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقْتُلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرِّيَاضُ السُّودُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ. ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ. فَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلَجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ثوبان ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ اُن میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈوں کے حامل لشکر نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی۔ (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان ؓ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو

۹: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب خروج المهدي،
 ۱۳۶۷/۲، الرقم: ۴۰۸۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۷۷/۵،
 الرقم: ۲۲۴۴۱، والحاكم في المستدرک، ۵۱۰/۴، الرقم: ۸۴۳۲۔

وہ سمجھ نہ سکے یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا: جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے تمہیں برف پر گھسٹ کر ہی آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔“ اسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۵۰. عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (امام) مہدی میرے اہل بیت میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اُس بلند مقام پر پہنچا دے گا جو ان کے لیے مطلوب ہوگا)۔“

اسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۵۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ.

”حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ

۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب خروج المهدي، ۱۳۶۷/۲، الرقم: ۴۰۸۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۸۴/۱، الرقم: ۶۴۵، وأبو يعلى في المسند، ۳۵۹/۱، الرقم: ۴۶۵، وابن أبي شيبه في المصنف، ۵۱۳/۷، الرقم: ۳۷۶۴۴۔

۱۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب خروج المهدي، ۱۳۶۸/۲، الرقم: ۴۰۸۷۔

نے فرمایا: ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہوں گے، یعنی میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی۔“ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۵۲. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُمْلَأَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَعُدْوَانًا، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَأُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر نہ جائے، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا (یعنی خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)۔“

اسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۱۳/۵۳. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُبَايِعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيهِ عَصْبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک شخص (مہدی) کی رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے

۱۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴/۶۰، الرقم: ۸۶۶۹، والهيثمی في موارد الظمان، ۱/۴۶۴، الرقم: ۱۸۸۰۔

۱۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴/۴۷۸، الرقم: ۸۳۲۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۶۰، الرقم: ۳۷۲۲۳۔

درمیان اہل بدر کی تعداد (۳۱۳ افراد) کی مثل بیعت کی جائے گی۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لیے) آئیں گے۔“
اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى الضَّلَالَةِ

﴿اس اُمت کے کبھی بھی گمراہی پر جمع نہ ہونے کا بیان﴾

۱/۵۴. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي (أَوْ قَالَ: أُمَّةَ مُحَمَّدٍ) عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَدُّ اللَّهُ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری اُمت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا (یا فرمایا: اُمتِ محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا) اور جماعت پر اللہ تعالیٰ (کی حفاظت) کا ہاتھ ہے اور جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ آگ کی طرف جدا ہوا۔“ اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲/۵۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ.

۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في لزوم الجماعة، ۴/۴۶۶، الرقم: ۲۱۶۷، والحاكم في المستدرک، ۱/۲۰۱، الرقم: ۳۹۷، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۱/۶۱، الرقم: ۱۷۳، والهندي في كنز العمال، ۱۲/۷۲، الرقم: ۳۴۴۶۱، والمناوي في فيض القدير، ۲/۲۷۱۔

۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب السَّوَادِ الْأَعْظَمِ، ۴/۳۶۷، الرقم: ۳۹۵۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۴۴۷، الرقم: ۱۳۶۲۳، والكناني في مصابح الزجاجة، ۴/۱۶۹، الرقم: ۱۳۹۵۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری امت (مجموعی طور پر) کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی، پس اگر تم ان میں اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ سب سے بڑی جماعت (کا ساتھ) اختیار کرو۔“
اسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳/۵۶. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قُفْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِينَا فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذَلِكَ الْكُفْمُ الْمُؤْمِنُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جابیہ کے مقام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اس جگہ پر کھڑا ہوں جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان قیام فرما ہوتے۔ پھر فرمایا: جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في لزوم الجماعة، ٤/٤٦٥، الرقم: ٢١٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٨٨، الرقم: ٩٢٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٧٠، الرقم: ٢٣١٩٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٤٢، الرقم: ٨٨، والعسقلاني في فتح الباري، ١٣/٣١٦، والمباركفوري في تحفة الأخوذ، ٦/٣٢٠۔

سے بچو کیوں کہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے اور دو آدمیوں سے دور رہتا ہے۔ جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اُس کے لیے جماعت سے وابستگی لازمی ہے اور جس شخص کو اُس کی نیکی خوش کرے اور برائی پریشان کرے پس وہی مومن ہے۔“

اسے امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴/۵۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ بَيْنِي إِسْرَائِيلَ أَفْتَرَقْتُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً. وَهِيَ الْجَمَاعَةُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً بنی اسرائیل اکثرتھ (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت یقیناً بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ وہ سب کے سب دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک کے اور وہ جماعت ہے۔“

اسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب افتراق الأمم، ۱۳۲۲/۲، الرقم: ۳۹۹۱-۳۹۹۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۴۵/۳، الرقم: ۱۲۵۰۱، وأبو يعلى في المسند، ۳۶/۷، الرقم: ۳۹۴۴، وابن أبي عاصم في السنة، ۳۲/۱، الرقم: ۶۴، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۹۰/۷، الرقم: ۲۴۹۹، والمروزي في السنة، ۲۱/۱، الرقم: ۵۳۔

۵/۵۸. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اثْنَانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ، وَثَلَاثَةٌ خَيْرٌ مِنْ اثْنَيْنِ، وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ ﻻ يَجْمَعُ أُمَّتِي إِلَّا عَلَى هُدًى. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو (شخص) ایک سے بہتر ہیں اور تین (شخص) دو سے بہتر ہیں اور چار (اشخاص) تین سے بہتر ہیں۔ پس تم پر لازم ہے کہ جماعت کے ساتھ رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت کو کبھی ہدایت کے سوا کسی شے پر اکٹھا نہیں کرے گا۔“ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۶/۵۹. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَجْمَعُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَدًا. وَقَالَ: يَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ، فَإِنَّهُ مِنْ شَدِّ شَدِّ فِي النَّارِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۴۵/۵، الرقم: ۲۱۳۳۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۷۷/۱: ۲۱۸/۵، والمباركفوري في تحفة الأحمدي، ۳۲۳/۶۔

۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۹۹/۱-۲۰۱، الرقم: ۳۹۱-۳۹۷، وابن أبي عاصم في السنة، ۳۹/۱، الرقم: ۸۰، واللالکائي في اعتقاد أهل السنة، ۱۰۶/۱، الرقم: ۱۵۴، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۷/۳، والديلمي في مسند الفردوس، ۲۵۸/۵، الرقم: ۸۱۱۶، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۴۲۲/۱، والمنوي في فيض القدير، ۲۷۱/۲۔

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دست قدرت جماعت پر ہوتا ہے۔ پس سب سے بڑی جماعت کی اتباع کرو اور جو اس جماعت سے الگ ہوتا ہے وہ آگ میں ڈال دیا گیا۔“

اسے امام حاکم، ابن ابی عاصم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۷/۶۰. عَنْ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَمَرَنِي اللَّهُ بِهِنَّ: الْجَمَاعَةُ وَالسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قَيْدَ شِبْرِ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَالتَّطَبُّرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت حارث اشعری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے (اور وہ پانچ باتیں یہ ہیں:) جماعت کے ساتھ ہونے، نصیحت سننے، فرمانبرداری اختیار کرنے، ہجرت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کا۔ پس جو جماعت سے ایک بالشت برابر بھی الگ ہوا تو اُس نے اسلام کا قلابہ

۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲۰۴/۱، ۵۸۲، الرقم: ۴۰۴،
 ۱۵۳۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۹۵/۳، الرقم: ۱۸۹۵، وأبو
 يعلى في المسند، ۱۴۰/۳، الرقم: ۱۵۷۱، والطبراني في المعجم
 الكبير، ۲۸۶/۳، ۲۸۷، ۲۸۹، الرقم: ۳۴۲۷، ۳۴۳۰، ۳۴۳۱،
 والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۵۷/۸۔

(یعنی پٹہ) اپنے گلے سے اتار دیا جب تک کہ وہ (جماعت کی طرف) لوٹ نہیں آتا۔“
اسے امام حاکم، ابن خزیمہ، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے
فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَخْشَى عَلَى أُمَّتِهِ أَنْ تُشْرِكَ بَعْدَهُ

﴿حضور ﷺ کو اپنی ظاہری حیاتِ مبارکہ کے بعد اُمت

کے اجتماعی شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ تھا﴾

١/٦١. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَتْلِي
أَحَدٍ، بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمَوْدَعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ،
فَقَالَ: إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنْ مَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ،
وَإِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ
تُشْرِكُوا، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا. قَالَ: فَكَانَتْ
آخِرَ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة أحد،
١٤٨٦/٤، الرقم: ٣٨١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل،
باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ١٧٩٦/٤، الرقم: ٢٢٩٦،
وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الميت يصلي على قبره بعد
حين، ٢١٦/٣، الرقم ٣٢٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند،
١٥٤/٤، الرقم: ١٧٤٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٧٩/١٧،
الرقم: ٧٦٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والثنائي، ٤٥/٥، الرقم:
٢٥٨٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٤/٤، الرقم: ٦٦٠١۔

”حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے شہداء اُحد کے مزارات پر (دوبارہ) آٹھ سال بعد اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ (خطاب فرمانے کے لیے) منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ارشاد فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں، میں تمہارے اوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ تم (میرے بعد اجتماعی) شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیا داری (اور اس) کی محبت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عقبہ ؓ فرماتے ہیں کہ یہ میرا حضور نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار تھا (یعنی اسی سال آپ ﷺ کا وصال ہو گیا)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٦٢. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ، لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ، مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ١٣١٧/٣، الرقم: ٣٤٠١، وأيضاً في كتاب الرقاق، باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ٢٣٦١/٥، الرقم: ٦٠٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ١٧٩٥/٤، الرقم: ٢٢٩٦ وأحمد بن حنبل في المسند، ١٥٣/٤، الرقم: ١٧٤٣٥۔

بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم! میں اپنے حوض (کوثر) کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا:) زمین کی کنجیاں عطا کر دی گئی ہیں اور خدا کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم (اجتماعی طور پر) شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۶۳. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَسْتُ أَحْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَحْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا، وَتَقْتُلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم میرے بعد (اجتماعی طور پر) شرک کا ارتکاب کرو گے بلکہ مجھے ڈر تو یہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے اور آپس میں لڑو گے اور ہلاک ہو گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ ہوئے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آخری بار تھی جب میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا (یعنی اسی سال آپ ﷺ کا وصال ہو گیا)۔“

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ۴/ ۱۷۹۶، الرقم: ۲۲۹۶، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ۵/ ۴۵، الرقم: ۲۵۸۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/ ۲۷۹، الرقم: ۷۶۹۔

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴/۶۴. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَقُولُ يَعْبُدُونَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا وَثْنًا، وَلَكِنْ أَعْمَالًا لِغَيْرِ اللَّهِ وَشَهْوَةً خَفِيَّةً.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ فِيهِ مَقَالٌ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ أَرْ مَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ بِجَرَحٍ وَلَا غَيْرِهِ وَبَاقِي رِجَالِ الْإِسْنَادِ ثِقَاتٌ.

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی اُمت پر سب سے زیادہ خوف شرک کا ہے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج، چاند اور بتوں کو پوجنے لگیں گے بلکہ وہ غیر اللہ کے لیے عمل (یعنی ریاکاری) کریں گے اور پوشیدہ طور پر گناہوں کی خواہش کریں گے۔“

اسے امام ابن ماجہ اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند میں عامر بن عبد اللہ راوی ہے جس کے بارے میں کسی کی جرح وغیرہ نہیں ملی اور نہ ہی کسی اور راوی کے بارے میں کوئی جرح ہے، علاوہ ازیں اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الرياء والسمعة، ۱/۲۰۶، الرقم: ۴۲۰۵، والديلمى في مسند الفردوس، ۱/۲۱۵، الرقم: ۸۲۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۳۶، والمناوي في فيض القدير، ۲/۴۲۰، والكناني في مصباح الزجاجة، ۴/۲۳۷، الرقم: ۸۹۴۱۔

۵/۶۵. عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اتَّخَوْفْ عَلَى أُمَّتِي الشِّرْكَ، وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَشْرِكُ أُمَّتَكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَمَّا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلَكِنْ يَرَاءُونَ بِأَعْمَالِهِمُ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ أَنْ يُصْبِحَ أَحْلَهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضَ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مجھے اپنی امت پر شرک اور شہوتِ خفی کا ڈر ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک میں مبتلا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، لیکن وہ چاند، سورج، بت اور پتھروں کی عبادت نہیں کریں گے بلکہ وہ اپنے اعمال کا دکھلاوا کریں گے، اور شہوتِ خفی یہ ہے کہ ان میں سے کوئی روزہ سے ہو پھر اسے اپنی شہوات میں سے کوئی شہوت درپیش ہو تو وہ اپنا روزہ چھوڑ دے۔“

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا:

۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۲۳/۴، الرقم: ۱۷۱۶۱،
والحاكم في المستدرک، کتاب الرقاق، ۳۶۶/۴، الرقم: ۷۹۴۰،
والطبراني في مسند الشاميين، ۲۷۰/۳، الرقم: ۲۲۳۶، والمنذري
في الترغيب والترهيب، ۳۶/۱، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول،
۱۵۱/۴، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱۱۰/۳، والسيوطي
في الدر المنثور، ۴۷۱/۵۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۶/۶۶. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي وَجْهِهِ شَيْئًا سَاءَنِي. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا الَّذِي أَرَى فِي وَجْهِكَ؟ قَالَ: أَمْرَيْنِ اتَّخَوَفُهُمَا عَلَى أُمَّتِي بَعْدِي: الشِّرْكَ، وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ، أَمَّا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلَكِنَّهُمْ يُرَاءُونَ بِأَعْمَالِهَا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَهَذَا شِرْكٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَمَا الشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ؟ قَالَ: يُصْبِحُ الرَّجُلُ صَائِمًا فَتُعَرِّضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيُؤَافِقُهَا وَيَدْعُ الصَّوْمَ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ نَعِيمٍ وَلَفْظُهُ: ثُمَّ قَالَ: أَمَّا إِنَّهُمْ لَمْ يَعْبُدُوا شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَمْ يَنْصُبُوا أَوْثَانًا، وَلَكِنَّهُمْ يَعْمَلُونَ أَعْمَالًا لِيُغَيِّرَ اللَّهُ ﷻ.

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کے چہرہ انور پر کوئی ایسی چیز دیکھی جو مجھے گراں گزری، پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا چیز ہے جو میں آپ کے چہرہ انور پر دیکھ رہا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو امور کا مجھے اپنی امت کے بارے میں خطرہ ہے: شرک اور شہوتِ خفی۔ ہر چند کہ وہ چاند، سورج اور بتوں کی پوجا نہیں کریں گے لیکن اپنے

۶: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۸۴/۴، الرقم: ۴۲۱۳،
وأيضاً في المعجم الكبير، ۲۸۴/۷، الرقم: ۷۱۴۴، وأبو نعيم في
حلية الأولياء، ۲۶۸/۱، والبيهقي في شعب الإيمان، باب في
إخلاص العمل لله، ۳۳۳/۵، الرقم: ۶۸۳۰۔

اعمال کا دکھلاوا کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ شرک ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: اور شہوتِ خفی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بندہ کو اپنی شہوات (خواہشات) میں سے کوئی شہوت پیش آئے تو وہ اس کی موافقت اختیار کرے اور روزہ ترک کر دے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ ہیں: ”آپ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا: وہ سورج، چاند کی پوجا نہیں کریں گے اور نہ ہی بتوں کو نصب کریں گے، لیکن وہ ایسے اعمال کریں گے جو اللہ ﷻ کے لیے نہیں ہوں گے۔“

۷/۶۷. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الشِّرْكَ الْأَصْغَرَ. قَالُوا: وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الرِّيَاءُ. يَقُولُ اللَّهُ ﷻ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ فِي الدُّنْيَا، فَاَنْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَهُمْ عِنْدَهُمْ جَزَاءً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِي وَالْبَيْهَقِيُّ.

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۴۲۸-۴۲۹، الرقم: ۲۳۶۸، ۲۳۶۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۴/۲۵۳، الرقم: ۴۳۰۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵/۳۳۳، الرقم: ۶۸۳۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۳۴، الرقم: ۵۰، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۴/۱۵۱، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ۲/۳۱۵، والذهبي في الكبائر، ۱/۱۴۴، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۱/۱۰۲، وأيضاً، ۱۰/۲۲۲، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۴۹۵، والسيوطي في الدر المنثور، ۵/۴۷۲۔

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت محمود بن لبید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ جس چیز کا تمہارے بارے میں خطرہ ہے وہ شرک اصغر ہے؟ صحابہ کرام رحمہ اللہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ریاکاری۔ اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے روز فرمائے گا، جب لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے دیا جائے گا، کہ جاؤ ان لوگوں کے پاس جن کے لیے دنیا میں تم دکھاوا کیا کرتے تھے اور دیکھو کیا ان سے کوئی جزاء پاتے ہو۔“

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اس کی اسناد جید ہیں اور امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح ہیں۔

۸/۶۸. عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أُمَّتِي سَيَكْفُرُونَ مِنْ بَعْدِي، أَمَّا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلَكِنَّهُمْ يَرَاؤُونَ بِأَعْمَالِهِمْ. رَوَاهُ الرَّبِيعُ.

”حضرت جابر رحمہ اللہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت میرے بعد کفر کرے گی۔ وہ سورج، چاند، پتھروں اور بتوں کی پوجا نہیں کریں گے لیکن اپنے اعمال کا دکھاوا کریں گے۔“

اس حدیث کو امام ربیع نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي بَعْثِ الْأُئِمَّةِ الْمُجَدِّدِينَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَى آخِرِهَا

﴿امت مسلمہ میں قیامت تک ائمہ مجددین کے بھیجے جانے کا بیان﴾

۱/۶۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، فِيمَا أَعْلَمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ ﻻ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالحَاكِمُ وَالتَّطَبَّرَانِي.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اُس (علم) میں سے جو انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سیکھا، روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس امت کے لیے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔“

اسے امام ابوداؤد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب ما يذكر في قرن
المائة، ۱۰۹/۴، الرقم: ۴۲۹۱، والحاكم في المستدرک، ۵۶۷/۴،
۵۶۸، الرقم: ۸۵۹۲، ۸۵۹۳، والطبراني في المعجم الأوسط،
۳۲۴/۶، الرقم: ۶۵۲۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۱۴۸،
الرقم: ۵۳۲، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ۷۴۲/۳، الرقم:
۳۶۴، والعسقلاني في فتح الباري، ۲۹۵/۱۳، وابن عساكر في
تاريخ مدينة دمشق، ۳۸۸/۵۱، ۳۴۱، والخطيب البغدادي في
تاريخ بغداد، ۶۱/۲۔

۲/۷۰. عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ. فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حصولِ علم کے دوران اگر کسی شخص کو موت آ جائے اور وہ اس لیے علم حاصل کر رہا ہو کہ اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے گا تو اس کے اور انبیاء کرام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجے کا فرق ہو گا۔“ اسے امام دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳/۷۱. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَدْنَى الرِّيَاءِ شُرْكَ، وَأَحَبُّ الْعَبِيدِ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَتْقِيَاءُ الْأَخْفِيَاءُ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا، وَإِذَا شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا، أُولَئِكَ أُنَمَّةُ الْهُدَى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ.

- ۲: أخرجه الدارمي في السنن، باب في فضل العلم والعالم، ۱/۱۱۲، الرقم: ۳۵۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۱۷۴، الرقم: ۹۴۵۴، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۵۱/۶۱، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱/۱۲۳، وابن عبد البر فی جامع بیان العلم وفضله، ۱/۴۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۵۳، الرقم: ۱۱۰۔
- ۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۳۰۳، الرقم: ۵۱۸۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۵/۱۶۳، الرقم: ۴۹۵۰، وأيضاً في المعجم الكبير، ۲۰/۳۶، الرقم: ۵۳، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/۲۵۲، الرقم: ۱۲۹۸، والبيهقي في كتاب الزهد، ۲/۱۱۲۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معمولی سا دکھاوا بھی شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بندوں میں سے محبوب ترین بندے متقی اور خشیت الہی رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو موجود نہ ہوں تو تلاش نہ کیے جاسکیں اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جاسکیں، وہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔“

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۴/۷۲. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامنا جب میری امت فساد میں مبتلا ہو چکی ہوگی تو اس کے لیے سوشہیدوں کے برابر ثواب ہے۔“

اسے امام ابونعیم، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۵/۷۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

۴: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۰۰/۸، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ۱۱۸/۲، الرقم: ۲۰۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۱۹۸/۴، الرقم: ۶۶۰۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴۱/۱، الرقم: ۶۵، والمزي في تهذيب الكمال، ۳۶۴/۲۴، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۲۷۰/۲۔

۵: أخرجه ابن راهويه في المسند، ۲۵۷/۱، الرقم: ۲۲۳۔

قَالُوا: فَمَا يَكُونُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: يَكُونُ خُلَفَاءُ بَعْضُهُمْ عَلَى آثَرِ بَعْضٍ، فَمَنْ اسْتَقَامَ مِنْهُمْ فَفُوا لَهُمْ بِبِعْتِهِمْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَقِمْ فَأَذُوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ، وَاسْلُوا اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ رَاهَوِيَّةٍ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (جان لو!) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کون ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میرے) خلفاء ہوں گے اور پھر ان کے خلفاء ہوں گے۔ سو جسے تم سیدھے راستے پر پاؤ اس کے ساتھ بیعت (عہد وفا) نبھاؤ، اور جو سیدھی راہ پر نہ رہیں انہیں ان کا حق دے دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔“

اسے امام ابن راہویہ نے روایت کیا ہے۔

۶/۷۴. عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الدِّينَ (أَوْ قَالَ: إِنَّ الْإِسْلَامَ) بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: الَّذِينَ يُحْيُونَ سُنَّتِي وَيَعْلَمُونَهَا عِبَادَ اللَّهِ. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت کثیر بن عبد اللہ مزنی ؓ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک دین (یا فرمایا: اسلام) کی ابتداء اجنبیت (اور تنہائی) سے ہوئی (یعنی دین کی اتباع اور پیروی کرنے والے معاشرے میں

۶: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ۱۳۸/۲، الرقم: ۱۰۵۲۔

۱۰۵۳، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ۱۱۷/۲، الرقم: ۲۰۵،

والسيوطي في مفتاح الجنة، ۶۷/۱۔

اجنبی لگتے تھے) اور ایک زمانہ پھر ایسا آئے گا کہ دین (معاشرے میں) اجنبی لگے گا، اور دین (پھیلانے) کی خاطر الگ تھلگ ہونے والوں کو مبارک ہو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ غرباء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میری سنتوں کو زندہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اُن کی تعلیم دیں گے (یعنی دین بچائیں گے اور اس کی اقدار کو زندہ کریں گے)۔“ اسے امام قضاوی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷/۷۵. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ يُحْيِي بِهِ الْإِسْلَامَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا دَرَجَةٌ.
رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

”حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا تاکہ اس سے اسلام کو زندہ کر سکے تو اس کے اور انبیاء کرام کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔“ اسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۸/۷۶. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى خُلَفَائِي (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)، قَالُوا: وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الَّذِينَ يُحْيُونَ سُنَّتِي وَيَعْلَمُونَهَا النَّاسُ.
رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْهَنْدِيُّ.

۷: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۴۶/۱۔

۸: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۶۱/۵۱، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۴۶/۱، والهندي في كنز العمال، ۲۲۹/۱۰، الرقم: ۲۹۲۰۹۔

”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا: میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (لوگ) جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو بھی ان کی تعلیم دیتے ہیں (وہی میرے خلفاء ہیں)۔“ اسے امام ابن عساکر، ابن عبد البر اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

۹/۷۷. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْفَرْيَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ اللَّهَ يُقَيِّضُ لِلنَّاسِ فِي كُلِّ رَأْسٍ مِائَةَ سَنَةٍ مَنْ يَعْلَمُهُمُ السُّنَنَ وَيُنْفِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْكُذْبَ. رَوَاهُ الْمِزِّيُّ وَالْخَطِيبُ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

”حضرت ابو سعید فریابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر پر لوگوں (کی ہدایت و رہنمائی) کے لیے ایک ایسی شخصیت کو بھیجتا ہے جو لوگوں کو سنت کی تعلیم دیتی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب جھوٹ کی نفی کرتی ہے۔“

اسے امام مزی، خطیب بغدادی اور عسقلانی نے روایت کیا ہے۔

۹: أخرجه المزي في تهذيب الكمال، ۳۶۵ / ۲۴، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۲۵/۹، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۶۲/۲، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۲۶۱/۱۱۔

مصادر التخریج

۱. القرآن الحکیم۔
۲. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ / ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء۔
۳. ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب۔ بیروت، لبنان: دار الحکمہ، ۱۴۱۵ھ۔
۴. اصہبانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (۴۵۷-۵۳۵ھ)۔ دلائل النبوة۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ۱۴۰۹ھ۔
۵. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ / ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۹ء۔
۶. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ / ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ التاریخ الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء۔
۷. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ / ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
۸. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ / ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ۔



۱۹۸۱ء۔

۹۔ بزار، ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ھ/۸۲۵-۹۰۵ء)۔

المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۱۰۔ بغوی، ابومحمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶-۵۱۶ھ/۱۰۴۴-۱۱۲۲ء)۔ معالم

التنزیل۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۱۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴ء)۔

۱۰۶۶ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۱۲۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴ء)۔

۱۰۶۶ء)۔ دلائل النبوة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/

۱۹۸۵ء۔

۱۳۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴ء)۔

۱۰۶۶ء)۔ السنن الكبرى۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز،

۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۴۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴ء)۔

۱۰۶۶ء)۔ شعب الإيمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/

۱۹۹۰ء۔

۱۵۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/

۸۲۵-۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۶۔ ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳ء)۔

۱۳۲۸ء)۔ الصارم المسلول۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

۱۷. ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ المنتقى من السنن المسندة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتاب الثقافیه، ۱۴۱۸ھ/۱۹۸۸ء۔
۱۸. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/۷۵۰-۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسه نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
۱۹. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰ھ-۵۷۹ھ/۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔
۲۰. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰ھ-۵۷۹ھ/۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ صفوة الصفوة۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔
۲۱. حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸۶-۲۸۳ھ)۔ مسند الحارث۔ المدینہ المنورة، سعودی عرب: مرکز خدمة السنة والسيرة النبویة، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔
۲۲. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/۱۹۹۰۔
۲۳. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۳۹۵ھ۔
۲۴. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ،

١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

٢٥۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ الإصابة في تمييز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

٢٦۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ تہذیب التہذیب۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

٢٧۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ تعلیق التعلیق علی صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اردن: دار عمار، ١٤٠٥ھ۔

٢٨۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ لاہور، پاکستان: دار نشر المکتب الاسلامی، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٢٩۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ لسان المیزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسة الأعلمی المطبوعات ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٣٠۔ ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید اندلسی (٣٨٤-٤٥٦ھ/ ٩٩٤-١٠٦٤ء)۔ حجة الوداع۔ الرياض، سعودی عرب: بیت الأفكار الدولية، ١٩٩٨ء۔

٣١۔ ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید اندلسی (٣٨٤-٤٥٦ھ/ ٩٩٤-١٠٦٤ء)۔ المحلی۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجديدة۔

۳۲. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (۹۷۵ھ)۔ کنز العمال۔ بیروت، لبنان: مؤسّسة الرسالة، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔
۳۳. حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ البیان والتعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۱ھ۔
۳۴. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (۱)۔ نوادر الأصول فی أحادیث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۹۹۲ء۔
- (۱) حکیم ترمذی ۵۳۱۸/۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔
۳۵. حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ الممتحنی۔
۳۶. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ/۸۳۸-۹۲۴ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔
۳۷. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
۳۸. خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ۷۴۱ھ)۔ مشکاة المصابیح۔ بیروت، لبنان: الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔
۳۹. خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابو بکر (۳۳۴-۳۱۱ھ)۔ السنۃ۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ
۴۰. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱-۲۵۵ھ/۷۹۷-۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۴۱. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶- ۳۸۵ھ/۹۱۸-۹۹۵ع)- السنن- بیروت، لبنان: دار المعرفة، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ع-
۴۲. ابو داود، سلیمان بن أشعث سحستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ع)- السنن- بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ع-
۴۳. دیلمی، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمدانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ع)- مسند الفردوس- بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ع-
۴۴. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ع)- سیر أعلام النبلاء- بیروت، لبنان، مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۳ھ-
۴۵. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ع)- الکبائر- بیروت، لبنان: دار الندوة الجدیدة-
۴۶. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ع)- میزان الاعتدال في نقد الرجال- بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ع-
۴۷. رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳-۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹-۱۲۱۰ع)- التفسیر الكبير- تہران، ایران: دارالکتب العلمیہ-
۴۸. ابن راہویہ، ابو یعقوب إسحاق بن ابراہیم بن مغلہ بن ابراہیم بن عبد اللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/ ۷۷۸-۸۵۱ع)- المسند- مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ع-

٤٩. ابن رجب حنبلي، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (٧٣٦-٧٩٥هـ)۔ جامع العلوم والحکم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم۔ بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٨هـ۔
٥٠. روياني، ابو بكر محمد بن هارون الروياني (٣٠٧هـ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦هـ۔
٥١. زرعى، ابو عبد اللہ محمد بن ابى بكر ايوب (٦٩١-٧٥١هـ)۔ حاشية ابن قيم۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤١٥هـ/١٩٩٥ع۔
٥٢. زرقاني، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن احمد بن علوان مصرى ازهرى مالکى (١٠٥٥-١١٢٢هـ/١٦٤٥-١٧١٠ع)۔ شرح المواهب اللدنيه۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤١٧هـ/١٩٩٦ع۔
٥٣. زرقاني، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن احمد بن علوان مصرى ازهرى مالکى (١٠٥٥-١١٢٢هـ/١٦٤٥-١٧١٠ع)۔ شرح الموطأ۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤١١هـ۔
٥٤. زيلعي، ابو محمد عبد اللہ بن يوسف حنفى (م ٧٦٢هـ)۔ تخریج الاحاديث والآثار۔ رياض، سعودى عرب: دار ابن خزيمه، ١٤١٤هـ۔
٥٥. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠هـ/٧٨٤-٨٤٥ع)۔ الطبقات الكبرى۔ بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨هـ/١٩٧٨ع۔
٥٦. سعيد بن منصور، ابو عثمان الخراساني، (٢٢٧هـ)۔ السنن۔ رياض، سعودى عرب: دار العيصي، ١٤١٤هـ۔
٥٧. سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان

- (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ الخصائص الكبرى۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔
۵۸. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔
۵۹. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ الدیاج علی صحیح مسلم۔ الخبر، سعودی عرب: دار ابن عفان، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء۔
۶۰. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ شرح سنن ابن ماجہ۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔
۶۱. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ مفتاح الجنة۔ المدینہ المنورہ، سعودی عرب: الجامعہ الاسلامیہ، ۱۳۹۹ھ۔
۶۲. شاشی، ابو سعید یشتم بن کلیب بن شریح (۳۳۵ھ/۹۴۶ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔
۶۳. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادیس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/۷۶۷-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ
۶۴. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ فتح القدیر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۶۵. ابن أبی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الآحاد والمثانی۔ ریاض، سعودی عرب: دار الراية، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔
۶۶. ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/ ۷۷۶-۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۴۰۹ھ۔
۶۷. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ عرفان القرآن۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔
۶۸. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء۔
۷۰. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔
۷۱. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔
۷۲. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔
۷۳. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴-۳۱۰ھ/ ۸۳۹-۹۲۳ء)۔ تاریخ الأمم والملوک۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۷۴. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴-۳۱۰ھ/ ۸۳۹-۹۲۳ء)۔ جامع البیان عن تأویل آی القرآن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔
۷۵. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹-۳۲۱ھ/ ۸۵۳-۹۳۳ء)۔ شرح معانی الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔
۷۶. طیلی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/ ۷۵۱-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔
۷۷. ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔
۷۸. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔
۷۹. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ التمهید۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، ۱۳۸۷ھ۔
۸۰. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ جامع بیان العلم وفضله۔ لبنان، بیروت: دار ابن حزم، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔
۸۱. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۸۲. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/۷۴۴-۸۲۶ء)۔
المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔
۸۳. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ-۳۶۵ھ)۔ الکامل فی ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔
۸۴. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹-۵۷۱ھ/۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تاریخ مدينۃ دمشق (المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔
۸۵. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد ثناء الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔
۸۶. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/۸۴۵-۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔
۸۷. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ/۱۱۳۶-۱۴۰۵ء)۔ عمدۃ القاری شرح علی صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔
۸۸. فسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (م ۲۷۷ھ)۔ المعرفۃ والتاریخ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔
۸۹. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔

- الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ - بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي -
۹۰. قرطبي، ابو عبد الله محمد بن احمد بن محمد بن يحيى بن مفرج أموي (۲۸۴-۳۸۰ھ/ ۸۹۷-۹۹۰ع) - الجامع لأحكام القرآن - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي -
۹۱. قزويني، عبد الكريم بن محمد الرافعي - التدوين في أخبار قزوين - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ۱۹۸۷ع -
۹۲. قضاي، ابو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر (۴۵۴ھ) - مسند الشهاب - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۷ھ -
۹۳. ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (۷۰۱-۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱-۱۳۷۳ع) - البداية والنهاية - بيروت، لبنان: دار الفكر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ع -
۹۴. ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (۷۰۱-۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱-۱۳۷۳ع) - تفسير القرآن العظيم - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ع -
۹۵. كناني، احمد بن ابى بكر بن اسماعيل (۷۶۲-۸۴۰ھ) - مصباح الزجاجة فى زوائد ابن ماجه - بيروت، لبنان: دار العربية، ۱۴۰۳ھ -
۹۶. لاكاثي، ابوقاسم هبة الله بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ) - شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة - رياض سعودى عرب: دار طيبة، ۱۴۰۲ھ -
۹۷. ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني (۲۰۹-۲۷۳ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ع) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ع -
۹۸. مالك، ابن انس بن مالك ؓ بن ابى عامر بن عمرو بن حارث أصبحى

- (۹۳-۱۷۹ھ / ۷۱۲-۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء۔
۹۹. ابن مبارک، ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ / ۷۳۶-۷۹۸ء)۔ کتاب الزهد ویدیه کتاب الرقائق۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
۱۰۰. مبارک پوری، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأخوذی فی شرح جامع الترمذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
۱۰۱. الحاملی، حسین بن اسماعیل الضبی ابو عبد اللہ (۲۳۵-۳۳۰ھ)۔ أمالی المحاملي۔ دمام، اردن: دار ابن القيم، ۱۴۱۲ھ۔
۱۰۲. مروزی، ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن الحجاج (۲۰۲-۲۹۴ھ)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ۱۴۰۸ھ۔
۱۰۳. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴-۷۴۲ھ / ۱۲۵۶-۱۳۴۱ء)۔ تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء۔
۱۰۴. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴-۷۴۲ھ / ۱۲۵۶-۱۳۴۱ء)۔ تهذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء۔
۱۰۵. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶-۲۶۱ھ / ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۰۶. مقدس، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدس، أبو محمد (۵۴۱-۶۰۰ھ)۔
الأحادیث المختارة- فضائل بیت المقدس- شام: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔
۱۰۷. ملا علی قاری، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۶ء)۔
الزبدہ فی شرح البردہ۔
۱۰۸. مقرئ، أبو عمرو عثمان بن سعید الدانی (۳۷۱-۴۴۴ھ)۔ السنن الواردة في
الفتن- ریاض، سعودی عرب: دارالعاصمۃ، ۱۴۱۶ھ۔
۱۰۹. مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین
(۹۵۲-۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع
الصغیر- مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔
۱۱۰. ابن منده، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰-۳۹۵ھ/ ۹۲۲-۱۰۰۵ء)۔ الإیمان- بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔
۱۱۱. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد
(۵۸۱-۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترہیب- بیروت،
لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔
۱۱۲. نسائی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن-
حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔
۱۱۳. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن
الکبریٰ- بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔
۱۱۴. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ عمل
اليوم واللیلة- بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۱۵. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ / ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء۔

۱۱۶. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ / ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوة۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء۔

۱۱۷. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ / ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

۱۱۸. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ / ۱۲۳-۱۲۷۸ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء۔

۱۱۹. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ / ۱۲۳-۱۲۷۸ء)۔ تہذیب الأسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۱۲۰. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ / ۱۲۳-۱۲۷۸ء)۔ ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۱ء۔

۱۲۱. بیہقی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ / ۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث +

بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۲۲۔ بیٹی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵ء)۔
۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمان إلى زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب
العلمیہ۔

۱۲۳۔ ابویعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال مصلیٰ تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۲۴۔ ابویعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال مصلیٰ تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: ادارۃ العلوم والاثریہ، ۱۴۰۷ھ۔